سوال

(172)خواتین کےلئے جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گاؤں میں ایک آدمی فوت ہوا، اس کے جنازے کے متعلق اعلان کیا گیا کہ مسجد میں صرف خواتین کےلئے جنازے کا اہتمام کیا گیا ہے، چنانچہ مسجد میں صرف خواتین نے جنازہ پڑھا اوردوسرا جنازہ گراؤنڈمیں صرف مردوں نے ادا کیا، کیا ایسا کرنا قرآن وسنت سے ثابت ہے، کیا قرون اولیٰ میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بوقت ضرورت مسجد میں نمازجنازہ پڑھی جاسکتی ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے ایک عنوان قائم کیا ہے:

''جنازہ گاہ اورمسجد دونوں جگہ نمازجنازہ ادا کرنا درست ہے۔'' [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: ''اللہ کی قسم !رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں کی نمازجنازہ مسجد میں ادا فرمائی۔'' [2]

اگرچہ افضل یہ ہے کہ مسجد سے باہر جنازہ گاہ میں نمازجنازہ ادا کی جائے جیسا کہ اکثر وبیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا تھا،تاہم بوقت ضرورت مسجد میں جنازہ پڑھنا جائز ہے اورخواتین کی نمازجنازہ میں شرکت بھی جائز ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ انہوں نے مسجد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نمازجنازہ پڑھی تھی۔ [3]

بلکہ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ازواج مطہرات نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نمازجنازہ مسجد میں پڑھی تھی جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے پیغام بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لائیں تاکہ ہم ان کی نمازجنازہ پڑھ لیں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، مسجد میں ان کے حجروں کے پاس ان کا جنازہ رکھا گیا اورانہوں نے ان کی نمازجنازہ پڑھی۔ [4]

لوگوں نے مسجد میں جنازہ لانا اچھا خیال نہ کیا توسیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت فرمائی لیکن عورتوں کے جنازہ پڑھنے پر کسی نے اعتراض نہیں کیا، لہٰذا اگرکسی بزرگ کی نمازجنازہ عورتیں مسجد میں ادا کرنا چاہیں تو کرسکتی ہیں، جیسا کہ حدیث بالا میں اس کی وضاحت ہے۔ واضح رہے کہ اسے بطور عادت اختیار نہ کیا جائے، اگر کبھی کبھار کسی بزرگ کی وفات پر عورتیں مسجد میں نمازجنازہ پڑھ لیں تو اس کا جواز حدیث سے ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح البخاري، الجنائز باب ٦٠۔

[2] صحیح مسلم، الجنائز: ٩٧٣۔

[3] سنن أبي داود، الجنائز: ٣١٨٩۔

[4] صحیح مسلم، الجنائز: ٩٧٣۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:172

محدث فتویٰ